آدم زاد پری لوک میں

آدم زاد
پری لوک میں

ضمیر درویش

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
ویسٹ بلاک۔۱، آر۔کے۔پورم، نئی دہلی۔110066

Adamzad Pari Lok Mein

by

Zamir Durvesh

© قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی

سنہ اشاعت :

پہلا ایڈیشن : 1999

دوسرا ایڈیشن : 2006، تعداد : 1100

قیمت : -/12 روپے

سلسلۂ مطبوعات : 835

ISBN : 81-7587-121-0

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک 1، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی-110066

فون نمبر: 26103938، 26103381، 26179657، فیکس: 26108159

ای۔میل: urducoun@ndf.vsnl.net.in، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in

طابع: فہمی کمپیوٹرس، جامع مسجد، دہلی-006 110

پیش لفظ

پیارے بچو! علم حاصل کرنا وہ عمل ہے جس سے اچھے بُرے کی تمیز آجاتی ہے۔ اس سے کردار بنتا ہے، شعور بیدار ہوتا ہے، ذہن کو وسعت ملتی ہے اور سوچ میں نکھار آجاتا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو زندگی میں کامیابیوں اور کامرانیوں کی ضامن ہیں۔

ادب کسی بھی زبان کا ہو، اس کا مطالعہ زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ بچو! ہماری کتابوں کا مقصد تمھارے دل و دماغ کو روشن کرنا ہے اور ان چھوٹی چھوٹی کتابوں سے تم تک نئے علوم کی روشنی پہنچاتا ہے، نئی نئی سائنسی ایجادات، دنیا کی بزرگ شخصیات کا تعارف کراتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اچھی اچھی کہانیاں تم تک پہنچاتا ہے جو دلچسپ بھی ہوں اور جن سے تم زندگی کی بصیرت بھی حاصل کرسکو۔

علم کی یہ روشنی تمھارے دلوں تک صرف تمھاری اپنی زبان میں یعنی تمھاری مادری زبان میں سب سے موثر ڈھنگ سے پہنچ سکتی ہے اس لیے یاد رکھو کہ اگر اپنی مادری زبان اردو کو زندہ رکھنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اردو کتابیں خود بھی پڑھو اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھواؤ۔ اس طرح اردو زبان کو سنوارنے اور نکھارنے میں تم ہمارا ہاتھ بٹا سکو گے۔

قومی اردو کونسل نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ اپنے پیارے بچوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے نئی نئی اور دیدہ زیب کتابیں شائع کرتی رہے جن کو پڑھ کر ہمارے پیارے بچوں کا مستقبل تابناک بنے اور وہ اپنے بزرگوں کی ذہنی کاوشوں سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔

ایس۔ موہن

ڈائرکٹر انچارج

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومتِ ہند، نئی دہلی

(۱)

خالد، سہیل، اشوک اور رمن جیت سنگھ شہر سے گاؤں کی طرف بڑھتے بڑھتے کچھ تھک جاتے ہیں تو ایک پیڑ کے نیچے بیٹھ کر سستانے لگتے ہیں اور باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں ــــــ

خالد ــــ یارو! ایک مورچہ تو جیت لیا یعنی راج ایکسپورٹرس اور تاج کمپنی والوں سے پانچ پانچ ضرورت مند ہوشیار بچّوں کی پڑھائی کی ذمّہ داری قبول کرالی ہے۔ اب ایسے بچّے ڈھونڈنے کے لیے پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔

اشوک ــــ ہاں یار صحیح صحیح کیس ملنے چاہئیں۔ ورنہ اس مشن کو بڑا دھکّا پہونچے گا۔

سہیل ــــ کام تھوڑا مشکل تو ہے ہی۔ مگر مجھے امید ہے کہ ایسے ایک دو بچّے اس گاؤں میں ضرور ملیں گے جو فرسٹ آنے کے باوجود بھی اگلی کلاس میں داخلہ نہیں لے پا رہے ہوں گے۔

من جیت سنگھ ـــــ اسی طرح اگر ہم اس مشن کو آگے بڑھاتے رہے تو ملک کا بھی بھلا ہو گا اور ہمارا نام بھی سوشل ورکرس میں شمار ہونے لگے گا۔

خالد (کچھ چیختے ہوئے) ـــــ ارے وہ کیا! دیکھو تو اُس آدمی کو بکریاں چرانے والے بچّے کو کس بُری طرح پیٹ رہا ہے۔ چلو اُدھر چلتے ہیں۔

چلو چلو (چاروں اُس طرف دوڑ پڑتے ہیں)۔

ان چاروں لڑکوں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ آدمی لڑکے کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے۔

خالد چرواہے بچّے سے ـــــ

'ارے بھئی کون تھا وہ آدمی جو تمھیں بری طرح پیٹ رہا تھا؟'

'وہ میرا مالک تھا۔ آج بھی ایک بکری کم ہو گئی اس لیے پیٹ رہا تھا۔'

سہیل ـــــ 'بھئی تم ہمیں پوری بات بتاؤ۔ آج کل ہم نے اپنی چھٹّیاں لوگوں کی خدمت میں بتانے کی ٹھانی ہے۔'

'میں ایک شرابی باپ کا بیٹا ہوں۔ اُس نے اس آدمی سے قرض لے لے کر اتنی شراب پی کہ وہ مجھے اور میری ماں کو بے سہارا چھوڑ کر مر گیا۔ پہلے اس آدمی نے اپنا قرض وصول کرنے کے لیے میری ماں سے کھیت پر اور گھر پر اتنا کام کرایا کہ وہ بیمار پڑ کر مر گئی۔ اب میں بھی مر جاؤں گا۔'

اشوک ـــــ یہ تو بال مزدوری اور بندھوا مزدوری کا کلیر کیس ہے۔

ہمیں پولیس کو اطلاع دینی چاہیے!

خالد ___ پولیس کو ضرور اطلاع دی جائے گی۔ لیکن ذرا اس کی پوری کہانی تو سن لیں۔ ہاں بھئی لڑکے یہ تو بتاؤ کہ بکری کیوں گم ہو جاتی ہے۔

ہر پندرہویں بیسویں دن تمام نگرانی کے باوجود ایک بکری گم ہو جاتی ہے۔ یہ دیکھو اس کالی سفید بکری کے ماتھے پر نشان اُبھر آیا ہے۔ یہ آج کل میں گم ہو جائے گی اور میرا مالک میری ہڈیاں توڑے گا۔

۲

(سب مل کر بکری کے ماتھے پر اُبھرے نشان کو غور سے دیکھتے ہیں)

خالد ___ ہمیں اس کیس کو سلجھانا چاہیے۔ اشوک اور سہیل تم دونوں گاؤں میں جا کر بے حد غریب طالب علموں کو تلاش کرو۔ اور من جیت تم واپس شہر چلے جاؤ اور وکیل انور علی صاحب سے اس چرواہے کے بارے میں بات کرو۔ کیا یہ بال مزدور اور بندھوا مزدور کی طرح کا کوئی کیس بنتا ہے۔ معلوم کرو، کیا کرنا چاہیے۔ اور میں آج اس بکری کی نگرانی کرتا ہوں تاکہ بکری چور بھی پکڑ میں آجائے!

اشوک، سہیل اور من جیت چلے جاتے ہیں۔ خالد سایے کی طرح بکری کے ساتھ رہتا ہے۔ تیسرے پہر تک وہ بکری پر نظر گڑائے رہتا ہے مگر اب اُسے جھپکی آنے لگتی ہے۔ وہ چرواہے بچّے کو ہوشیار کر کے ذرا اونگھنے کے لیے بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ ہی دیر بعد وہ بکری کی چیخ پکار سن کر ہڑبڑا کر اُٹھ

کھڑا ہوتا ہے۔

اور دیکھتا کیا ہے کہ سامنے جھاڑی کے قریب ایک بڑے پتھر کے پاس ہی ایک چھید میں اسی بکری کی آدھی ٹانگ پھنسی ہوئی ہے۔ خالد نے بکری کی ٹانگ کو کھینچ کر تھوڑا سا اوپر کیا لیکن کسی نے ٹانگ کو پھر اندر کی طرف کھینچ لیا۔ خالد بڑبڑاتا ہے ——

'ارے یہ کیا ناٹک ہے۔ یہ پتھّر کے نیچے کون ہے۔ کہیں بکریوں کا دشمن یہیں تو نہیں رہتا!'

چرواہا بچّہ حیرت سے یہ منظر دیکھتا ہے خالد پتھّر کو ہٹانے کے لیے زور لگاتا ہے۔ مگر وہ اس سے ہلتا بھی نہیں۔ دونوں مل کر زور لگاتے ہیں۔ مگر پتھّر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ تھک کر خالد پتھّر پر ہاتھ رکھ کر کچھ سوچنے لگتا ہے بکری برابر چیخ رہی ہے۔ یہ سوچنے کے لیے کہ کیا کرے جیسے ہی خالد پتھّر پر بیٹھتا ہے پتھّر روئی کے گالے کی طرح ہوا میں اُڑتا ہے اور پھر اس طرح پلٹا لیتا ہے کہ خالد اُس غار میں جا گرتا ہے جس کے منھ پر یہ پتھّر رکھا تھا۔ اور بے ہوش ہوجاتا ہے۔

(۳)

خالد کو جب ہوش آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ ایک بہت ہی خوبصورت محل کے ایک کمرے میں ہے۔ اور کسی ایسے بیڈ پر لیٹا ہے جو سونے کا بنا ہوا ہے اور اُس میں کتنے ہی ہیرے موتی جڑے ہوئے ہیں۔ اس کے چاروں

طرف چار پریاں اس کی دیکھ ریکھ کے لیے موجود ہیں وہ حیران ہو کر پوچھتا ہے ——

میں کہاں ہوں اور تم کون ہو؟

ایک پری جو ان میں سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور جس نے نیلے رنگ کا تاج پہن رکھا ہے۔مسکرا کر جواب دیتی ہے ——

'آدم زاد تم پری لوک میں ہو۔ اور میں سب پریوں کی رانی نیلم پری ہوں۔'

'مجھے یہاں کون لایا؟'

'تم جس پتھر کو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے وہ ہماری سرحد کا پتھر ہے۔سرحد کی خلاف ورزی ہمیں برداشت نہیں۔یہ سوچ کر کہ کہیں تم انسانوں کے جاسوس تو نہیں ہو تمھیں گرفتار کر لیا گیا تھا۔اگر تم سچ مچ جاسوس ہوتے تو ہمارے راکشس تمھیں شامی کباب بنا کر کھا جاتے مگر معلومات کی گئی تو پتہ چلا کہ تم ایک شریف اور اچھے لڑکے ہو۔غریبوں میں علم تقسیم کرتے ہو۔اسی لیے تم سے مہمانوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔

'مجھے میرا گھر،میرے دوست اور اسکول سب کچھ یاد آ رہا ہے۔

مجھے میری دنیا میں جلد واپس بھجوا دیجیے رانی صاحبہ۔'

'ابھی ہم اپنے ایک راکشس دشمن کی وجہ سے پریشان ہیں۔وہ ہمارے محل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ہم نہیں چاہتے کہ جلدی میں تمھیں واپس بھیجیں اور تم اس کے ہاتھ لگ جاؤ اور وہ تمھیں ایک ہی نوالے میں چٹ کر جائے۔'

خالد کانپنے لگتا ہے۔

رانی صاحبہ ـــــ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ لو، یہ ایک جادوئی ٹوپی ہے اسے اوڑھتے ہی کوئی پری کوئی راکشس یا کوئی جادوگر تمھیں نہیں دیکھ پائے گا۔ اور جب تک یہ ٹوپی تمھارے پاس رہے گی تمھیں اپنی دنیا کی کوئی یاد نہیں ستائے گی۔ تمھیں ایسا لگے گا کہ تم اسی پری لوک کے رہنے والے ہو۔ اور ہاں ایک بات اور سمجھ لو کہ اس ٹوپی کو اوڑھ کر بولنا منع ہے۔ جب بھی تم کچھ بولو گے، جلتے بجھتے جگنو کی طرح سب کو دکھائی بھی دو گے۔

'رانی صاحبہ، جب میں دھوپ میں نکلوں گا تو میرا سایہ تو زمین پر پڑے گا۔ اس سے بھی تو دشمن مجھے پہچان لے گا۔

اس ٹوپی میں تم سے تمھارا سایہ بھی چھین لینے کی شکتی ہے۔

یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ دو پریاں دوڑتی ہوئی آتی ہیں اور نیلم پری کو سلام کر کے کہتی ہیں ـــــ

'رانی صاحبہ، ایک بہت بری خبر ہے'

'جلدی بولو کیا خبر ہے؟'

'راکشس لوہمک کی فوجیں محل سے تھوڑی دور پر اس طرف تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں اور ہماری فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

رانی پریشان ہو کر ـــــ

'ہاں وہ ہمیں برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور ہمارے پورے پری لوک

لو بڑ پنا چاہتا ہے'۔

خالد نیلم پری کی گھبراہٹ دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ حالات بڑے خراب ہیں اور اب ایک نئی مصیبت آنے والی ہے لیکن وہ من ہی من میں طے کرتا ہے کہ رانی صاحبہ کی مدد کرنی چاہیے۔ وہ رانی سے کہتا ہے:

'آپ گھبرائیں نہیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔ بتایئے میں آپ کے کس کام آسکتا ہوں'۔

'مجھے تو خود اپنے سے زیادہ تمہاری فکر ہے۔ بس تم یہ ٹوپی پہن کر سب کی نظروں سے چھپے رہو ورنہ سب سے پہلے وہ تمہیں ہی لقمہ بنالے گا'۔

اگرچہ یہ سن کر خالد اندر ہی اندر کانپ جاتا ہے لیکن وہ اپنی گھبراہٹ کو چھپا کر کہتا ہے ــــــ

'آپ میری فکر نہ کریں۔ ویسے تو اس کے چھکّے چھڑانے کے لیے آپ کی دی ہوئی یہ جادوئی ٹوپی کافی ہے۔ لیکن اگر مجھے نگل کر اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو میں خوشی خوشی اس کا نوالہ بن سکتا ہوں۔ آپ ذرا اُس کا حلیہ بتا دیجیے'۔

'تو سنو، لو ہمک کا سر اتنا مضبوط ہے کہ اگر وہ کسی بڑے پتھر پر اپنا سر ہلکے سے بھی پٹک دے تو پتھر شیشے کی طرح چور چور ہو جائے۔ اُس کی آنکھیں دو بڑے انگاروں کی طرح ہیں۔ جب وہ کسی کو غصّے سے گھورتا ہے تو اُن میں سے آگ کی لپٹیں نکلنے لگتی ہیں اور جو بھی سامنے آجائے اُسے جھلس دیتی ہیں۔ اس کے سر پہ دو بڑے بڑے سینگ ہیں جن کو اگر وہ

دیواریں گرڑا دیتا ہے تو روشن دان بن جاتے ہیں۔ اس کے سامنے کے دانت اتنے بڑے اور مضبوط ہیں کہ وہ انھیں اونچی پہاڑیوں میں گرڑا دیتا ہے اور اور لٹکے لٹکے سو جاتا ہے۔ بولو اس کے سامنے تم میری کیا مدد کرو گے؟

خالد چپ رہ جاتا ہے اور اس کی بڑھتی ہوئی گھبراہٹ دکھائی دینے لگی ہے۔ ایک پری اُس کی گھبراہٹ کا اندازہ لگا کر چٹکی لیتی ہے۔

'رانی صاحبہ، اگر محل کے دروازے پر لوہمک کا استقبال کیا جائے اور ناشتے میں اس انسان کو پروس دیا جائے تو اُس کا غصّہ ٹھنڈا پڑ سکتا ہے۔ اور وہ زیادہ بربادی کرنے سے باز آجائے گا۔

نیلم پری ایک دم خفا ہو جاتی ہے۔

'ہمیں ایسی صلاح دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ انسان ہمارا مہمان ہے۔ ہم اپنے مہمان کو اپنے بچاؤ کے لیے موت کے منھ میں نہیں جھونک سکتے۔

تبھی ایک پری دوڑتی ہوئی آتی ہے

'رانی صاحبہ، رانی صاحبہ!

'کہو کیا بات ہے؟

پری لوک کے سیناپتی بھونچال ٹمک تشریف لا رہے ہیں۔ اور آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں۔

نیلم پری خالد کے ہاتھ سے لے کر جادوئی ٹوپی اس کے سر پر رکھ دیتی ہے اور وہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

دیکھو لڑکے تمھیں اب کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن اگر تم نے بولنے کی کوشش

کی جب تمھاری آواز نکلے گی تم نظر آؤ گے۔ چُپ ہوتے ہی تم پھر غائب ہو جاؤ گے۔ اس لیے بولنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم نہیں چاہتے کہ بھونچال مُنک کو تم ایک پل کے لیے بھی دکھائی دو۔

خالد چُپ رہنے میں ہی خیریت سمجھتا ہے۔ اور رانی کی اجازت سے جیسے ہی بھونچال مُنک اندر داخل ہوتا ہے ویسے ہی سب چیزیں جھٹکا سا کھا کر ہلنے لگتی ہیں۔ خالد کو بھی لگتا ہے کہ جیسے اس کے پیر تلے سے زمین کھسک رہی ہو۔ جب بھونچال مُنک رانی کے سامنے آداب بجا کر خاموش کھڑا ہو جاتا ہے تو سب چیزیں بھی شانت ہو جاتی ہیں۔

نیلم پری بھونچال مُنک سے کہتی ہے ——

کیوں سینا پتی بھونچال جی آپ کی طاقت کو کیا ہوا؟۔ آپ تو کہا کرتے تھے کہ لو ہمک نے پری لوک کی طرف نظر بھی اٹھائی تو اس کی آنکھیں پھوڑ کر رکھ دیں گے۔

' رانی صاحبہ، میں بہت شرمندہ ہوں اور دُکھی بھی کہ اس کے سامنے ٹھہر نہیں پا رہا ہوں '

' اور یہی بُری خبر ہم تک پہونچانے کے لیے تم یہاں آئے ہو' بھونچال مُنک سر جھکا لیتا ہے۔

' چلے جاؤ اور مجھے ہی کچھ سوچنے دو '

سینا پتی سر لٹکائے ہوئے چلا جاتا ہے۔ اور نیلم پری بڑی مایوسی کے ساتھ اپنی پریوں کی طرف دیکھ کر کہتی ہے ——

" آپ بھی جائیں میں کچھ دیر تنہا رہنا چاہتی ہوں "

سب پریاں سلام کر کے چلی جاتی ہیں۔ خالد ٹوپی اُتار کر اسے ہاتھ میں لے کر کچھ سوچتا ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہے رانی بول اٹھتی ہے:

آدم زاد ہمارے ساتھ تمھاری جان بھی خطرے میں ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی آنچ آئے۔ اچھا یہی ہوگا کہ تم ہماری سرحدوں سے پار نکل جاؤ۔ ہم اس کا انتظام کیے دیتے ہیں۔

پریوں کی رانی میں ایک چھوٹی عمر کا لڑکا ضرور ہوں مگر اب اس طرح آپ کو مصیبت میں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ اب میرا ارادہ بدل گیا ہے۔

دیکھو ضد مت کرو۔ اس مصیبت میں تم ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ بلکہ تمھیں یہاں دیکھ کر ہمارے وفادار بھی ہم سے ناراض ہو جائیں گے کیونکہ پری لوک میں تمھاری دنیا کے بارے میں اچھی رائے نہیں ہے۔ تم لوگ مذہب اور ذات پات کے نام پر خون خرابہ کرتے ہو۔ ایک دوسرے کے گھروں کو جلاتے ہو۔ تم لوگ پیسے کے لالچ میں اپنی عزت کو بھی کچھ نہیں سمجھتے۔ تمھارے یہاں لالچ، جھوٹ، دھوکہ اور بے ایمانی عام ہے پری لوک والے ان باتوں کو بالکل پسند نہیں کرتے۔

مگر رانی صاحبہ، میں وہ بچہ نہیں جو اِن برائیوں کو پسند کروں۔ میں اُن برائیوں سے لڑنا چاہتا ہوں مصیبت میں دوسروں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھ پر بھروسہ کریں۔ میں اس جادوئی ٹوپی کی مدد سے لوہنگ کے چھکے چھڑا دوں گا۔

'مگر کیسے؛'

'آپ یہ سب مجھ پر چھوڑ دیں۔'

'اچھا ٹھیک ہے، لیکن ہوشیار رہنا۔ میں تمھیں کچھ کام کی باتیں بتا دوں؛'

لوہمک کے ٹھکانے کے بارے میں رانی خالد کو بہت سی باتیں بتاتی ہے۔ راستے کی معلومات دیتی ہے۔ اور چلتے چلتے خالد کو ایک منتر یاد دلاتی ہے۔

بِلبِلاؤ، پِلپِلاؤ، چِلبِلاؤ۔

ان لفظوں کو ایک ساتھ بولتے ہی نیلم پری کا سب سے وفادار راکشس حاضر ہو جاتا ہے۔ اُس کا نام گِلگِلاؤ ہے اور اُس کی یہ خوبی ہے کہ اپنے جسم کو ہاتھی کے برابر بڑا کر سکتا ہے اور چاہے تو خود کو اتنا چھوٹا کر سکتا ہے کہ چائے کی پیالی میں سما جائے۔ خالد رانی صاحبہ کو سلام کر کے اپنی منزل کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

(۴)

تیسرے پہر کا وقت ہے۔ ہر چیز کا سایہ زمین پر پڑ رہا ہے لیکن جادو کی ٹوپی اوڑھ کر خالد کا سایہ زمین پر نہیں پڑ رہا ہے۔ یہ پرستان کا خوبصورت علاقہ ہے۔ پریاں اور راکشس آجا رہے ہیں۔ خالد سب کو دیکھ رہا ہے۔ اُسے کوئی بھی نہیں دیکھ پا رہا ہے۔

وہ پریوں کا دیس دیکھ کر حیران ہے۔ یہاں سونے چاندی کے پیڑ

ہیں جن پر عجیب عجیب طرح کے پھل لگے ہوئے ہیں۔ کچھ پیڑوں پر ہیرے موتی پھلوں کی طرح لگے ہوئے ہیں اور ہوا چلنے پر زمین پر جھڑ جھڑ کر گر رہے ہیں۔ لیکن خالد آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے سامنے اس کا مشن ہے۔ ہیرے موتی چن لینے کی خواہش اُسے چھو بھی نہیں رہی ہے۔

چلتے چلتے خالد کو ایک پیڑ ایسا دکھائی دیتا ہے جس پر پھلوں کی جگہ طرح طرح کے پرندے چپکے ہوئے ہیں۔ کسی ڈالی پر طوطا کسی پر مینا اور بلبل۔ وہ ایک شاخ کو پکڑ کر زور زور سے ہلاتا ہے۔ تبھی ایک طوطا آم کی طرح ٹوٹ کر گرنے کے بجائے پھر سے اُڑ جاتا ہے۔ مگر یہ کیا خالد تو خود بھی اسی شاخ سے چپک گیا ہے! وہ بہت کوشش کرتا ہے مگر شاخ اُسے چھوڑتی نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ وہی پرندے ہیں جو بھول سے اس پر آ بیٹھے ہوں گے اور چپک کر رہ گئے۔ تبھی خالد رانی کے ذریعے بتائے ہوئے لفظوں کو دہراتا ہے۔

بلبلاؤ، پلپلاؤ، چلبلاؤ۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے گلگلاؤ حاضر ہو جاتا ہے۔

'کیا حکم ہے میرے آقا؟'

'گلگلاؤ پہلے تو مجھے اس پیڑ کی قید سے چھڑاؤ۔'

گلگلاؤ پھونک مارتا ہے اور ڈالی خود بخود اُسے چھوڑ دیتی ہے۔

اب گلگلاؤ تم ایسا کرو کہ اتنے چھوٹے سے ہو جاؤ کہ میں تمھیں کرتے کی جیب میں رکھ لوں۔ تم کسی کو دکھائی بھی نہیں دو گے اور مجھے بھی

بتاتے رہو گے کہ مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں۔

جی آقا' یہ لو میں ذرا سا ہو گیا۔

اور گلگلاؤ سچ مچ مُٹھّی برابر ہو جاتا ہے۔ اور خالد اُسے جیب میں رکھ کر آگے بڑھ جاتا ہے۔

کچھ دُور چل کر ایک گھنا پیڑ دکھائی دیتا ہے۔ مگر یہ کیا! اس کا سایہ تو نیلے رنگ کا ہے۔ خالد اس کے سایے میں بیٹھنے کے لیے جیسے ہی بڑھتا ہے اس کی جیب میں سے گلگلاؤ کی ہلکی سی آواز آتی ہے۔

نہیں نہیں، اس کی چھاؤں میں مت بیٹھنا ورنہ ہم دونوں ہمیشہ کے لیے نیلے ہو جائیں گے۔ اسی وقت سامنے سے ایک سفید خرگوش آتا ہے اور جیسے ہی اُس پیڑ کے نیچے سے گزرتا ہے بالکل نیلا ہو جاتا ہے۔

کچھ دُور چل کر وہ گپھا آجاتی ہے جہاں لو ہُمک اپنی راکشس فوج کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے۔ گلگلاؤ خالد کی جیب سے بول کر بتاتا ہے۔

لو خالد بھیّا یہی وہ گپھا ہے جہاں ہمارا دشمن اور اُس کی سینا موجود ہے۔

(۵)

'اچھا بھائی گلگلاؤ، اب تُم مجھ جیسے بڑے ہو جاؤ اور یہاں میرا ساتھ دو؛

'میرے آقا، کیا آپ بھول گئے کہ چھُومنتر والی ٹوپی صرف آپ کے سر پر ہے۔ میں آپ کی جیب سے باہر نکلوں گا تو مجھے سارے دشمن راکشس

پہچان لیں گے اور میری ایک بھی بوٹی نہیں بچے گی۔

چلو ٹھیک ہے، تم جیب میں ہی رہو۔'

(بولتے وقت جادوئی ٹوپی کا اثر ختم ہونے کی وجہ سے خالد جگنو کی طرح غائب ہو رہا ہے اور کبھی دکھائی دے رہا ہے)

'میرے آقا! آپ یہ بھی بھول گئے کہ بولتے وقت آپ سب کو نظر آتے ہیں۔ دیکھیے آپ کہیں مصیبت میں نہ پڑ جائیں۔'

'ارے! میں اب نہیں بولوں گا۔'

خالد اُن دونوں راکشسوں کی باتیں سُننے کے لیے اُن کے قریب آجاتا ہے جو گُپھا کے دروازے پہ پہرہ دے رہے ہیں۔ ان کی باتیں بھی مزیدار ہیں ——

اُن میں سے ایک ——

میں نے ابھی ابھی جلتے بجھتے جگنو کی طرح ایک انسانی لڑکے کو گُپھا کی طرف آتے ہوئے دیکھا ہے۔'

دوسرا پہرے دار ——

'لگا تو مجھے بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ مگر شاید ہم دونوں آج کچھ زیادہ ہی پی گئے ہیں۔'

'ہو سکتا ہے۔

دونوں ہی اس طرح ہنس پڑتے ہیں جیسے بادل گرج رہے ہوں یا جیسے کسی نے خالی کنستر میں اینٹ پتھر بھرے ہوں اور اُسے زور زور

سے ہلا رہا ہو۔ ہنستے ہنستے وہ دونوں پاس ہی رکھے ہوئے ڈرم میں سے اپنے بالٹی جیسے گلاسوں میں شراب بھر کر پینے لگتے ہیں اور اناپ شناپ بولنے لگتے ہیں۔

پہلا ــــ ہمارا سردار لوہمک اب نیلم پری سے شادی کرے گا۔ ہاہاہاہا۔

دوسرا ــــ اگر سردار نے اس سے شادی نہ کی تو میں شادی کر لوں گا۔ ہاہا ہی ہی ہاہا۔

ارے اُلّو نیلم پری سے شادی تو کسی اور ہی کی ہونی ہے۔

'کس کی؟

' ابے راز کی باتیں مت کھلوا۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔

خالد اور قریب آکر ان کی باتیں سننے لگتا ہے۔

' خیر سُن، کسی سے کہنا نہیں۔ بھونچال ممک ہمارے سردار سے ملا ہوا ہے۔ وہ اسی لیے تو آسانی سے پیچھے ہٹتا جا رہا ہے۔ ہونا یہ ہے کہ آدھا پری لوک بھونچال ممک کا ہوگا۔ آدھا ہمارے سردار لوہمک کا۔ نیلم پری بھونچال ممک کے حصّے میں آئے گی۔ اور اس کی تمام پریاں ہمارے حصّے میں۔ اور سچ پوچھو تو بھونچال ممک نے ہی ہمیں پری لوک پر حملہ کرنے کے لیے بلوایا ہے۔ وہ نیلم پری کو ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ہاہاہاہا۔

خالد اُن کی باتیں سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ وہ تو سمجھ رہا تھا کہ

انسانوں میں ہی اس طرح کے جوڑ توڑ چلتے ہیں۔ مگر یہاں تو پرستان میں بھی انسانوں کی عادتیں گھر کرتی جا رہی ہیں۔ وہ جھٹ پٹ پیچھے لوٹتا ہے اور ایک بڑے پتھّر کی آڑ میں کھڑا ہو کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اور گلگِلاؤ کو اپنے کُرتے کی جیب سے نکالتا ہے ——

گِلگِلاؤ سُن لیا تم نے پری لوک کا اصل دُشمن لوہمک نہیں بھونچال مُک ہے۔ مگر بھونچال مُک انسانوں جیسی چالیں کیوں چل رہا ہے کہیں وہ راکشس کے بھیس میں کوئی انسان ہی تو نہیں ہے؟

آقا، کچھ دن پہلے یہاں ایک جادوگر آپ کی دنیا سے آیا تھا۔ رانی صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ وہ جادوگر پرستان کی سرحدوں سے باہر نہیں گیا کہیں چھُپا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہی جادوگر بھونچال مُک —— بن کر پرستان کا سیناپتی بن بیٹھا ہے۔

اچھا تم ایسا کرو فوراً رانی صاحبہ کے پاس چلے جاؤ اور انھیں سب کچھ بتا دو تاکہ وہ بھونچال پر کڑی نظر رکھیں اور چاہیں تو اسے گرفتار کرالیں۔

'لیکن آپ تو اکیلے رہ جائیں گے'۔

'گلِگلاؤ تم میری پرواہ نہ کرو۔ جلدی جاؤ'۔

(پھر گلگلاؤ ہوا ہو جاتا ہے)

خالد پتھّر کی اڑ سے باہر نکلتا ہے اور اُس ڈرم پر کھڑا ہو جاتا ہے جس میں شراب بھری ہے۔ دونوں پہرےدار خوب نشے میں ہیں۔ خالد ان

یں سے ایک کی جھاڑو جیسی مونچھ کھینچ کر نیچے اُتر جاتا ہے۔ اور وہ دونوں لڑ پڑتے ہیں۔

'پہلا ـــــ ابے لفنگے، پیٹ پھاڑ دوں گا۔ میری مونچھ کھینچتا ہے!'

'دوسرا ـــــ ابے چُپ گدھے کے بچّے۔ مجھ پر الزام لگاتا ہے:

'کیا تو نے میرے باپ کو گدھا کہا ہے؟'

'ہاں کہا ہے'۔

'ذرا پھر کہنا!'

'تو گدھا۔ تیرا باپ گدھا، تیرا دادا گدھا۔

دونوں اپنی اپنی تلواریں کھینچ لیتے ہیں اور گپھا کے جس دروازے پر کھڑے تھے وہاں سے لڑتے لڑتے ہٹ جاتے ہیں۔ خالد فوراً گپھا کے اندر گھس جاتا ہے۔

گپھا میں دونوں طرف کچھ دوری پر راکشس پہرہ دے رہے ہیں اور بیچ سے خالد دبے پیروں نکلتا جا رہا ہے لیکن کبھی کبھی اُسے یونہی خیال آنے لگتا ہے کہ کوئی راکشس اُسے گھور رہا ہے اور یہ کہ اگر جادوئی ٹوپی کا اثر ختم ہو جاتا تو وہ اسے کچّا ہی چبا ڈالیں گے۔

(۶)

آگے چل کر وہ گپھا آ جاتی ہے جس میں بہت سے راکشس سو رہے ہیں۔

سوتے وقت اُن کے خرّاٹے ایسے معلوم ہو رہے ہیں جیسے کسی بڑے کارخانے میں مشینوں کی گڑگڑاہٹ۔ گپھا کی ایک دیوار پر اور بھی عجیب طرح کا راکشس ایک چٹّان میں دانت گڑائے ہوئے لٹکا ہوا ہے۔ اور سو رہا ہے۔ اُس کے خرّاٹے اور بھی بھیانک ہیں۔ خالد سمجھ جاتا ہے کہ یہی لوہمک ہے۔ وہ لوہمک کے اور پاس آکر اُس کے پہاڑ جیسے ڈیل ڈول کو دیکھتا ہے۔ لٹکے ہوئے اس کے پیر زمین سے ایک فٹ کی اونچائی پر ہیں اِس کے پیروں کے پاس کئی بھیانک راکشس پتھروں پر سر رکھے ہوئے سو رہے ہیں۔

خالد ہمّت کر کے آگے بڑھتا ہے اور ٹوٹی ہوئی بوتل لوہمک کے پیر کے تلوے میں زور سے چُبھا کر پیچھے لوٹ جاتا ہے۔

درد ہونے پر لوہمک دہاڑتا ہے:

کون ہے؟ میرے پیر میں یہ کس نے کیا چُبھایا ہے۔ مجھ سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی ہمّت کس نے کی۔ کچّا چبا ڈالوں گا۔ خالد جلدی سے ایک راکشس کے گھڑیال جیسے پیٹ میں گدگدی کر کے ایک طرف ہو جاتا ہے۔

گُدگُدی ہونے سے اُسے سوتے سوتے زور کی ہنسی آتی ہے۔ لوہمک سمجھتا ہے کہ اُس کے پیر میں اِسی موٹے راکشس نے کچھ چُبھایا ہے۔ وہ اُس کی موٹی توند پر ایک لات رسید کرتا ہے۔ لات لگتے ہی موٹا راکشس تڑپ اُٹھتا ہے——

'ہائے مرگیا بچاؤ بچاؤ'

سب راکشس اُٹھ بیٹھتے ہیں اُن میں سے کئی ایک ساتھ ——

'ارے بھئی کیا ہوا؟'

سردار نے میرے پیٹ پر زور کی لات ماری ہے۔ میں سو رہا تھا میرا کوئی قصور نہیں تھا۔

لوہمک کڑک کر بولتا ہے ——

جھوٹ بولتا ہے کمینے۔ تو نے میرا پیر زخمی کیا اور پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

سب مل کر لوہمک کا غصّہ ٹھنڈا کرتے ہیں اور سو جاتے ہیں۔

خالد پھر چھیڑ چھاڑ شروع کر دیتا ہے۔ کسی کا کان کھینچ لیتا ہے۔ کسی کی ناک یا کان میں لکڑی گھسا کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ کبھی کوئی کبھی کوئی ہڑبڑا کر جاگ اُٹھتا ہے اور شرارت کے لیے اپنے پاس لیٹے ہوئے راکشس سے اُلجھ پڑتا ہے۔

اب خالد کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور وہ اس جگہ پہونچ جاتا ہے جہاں لوہمک نے دانت گڑا رکھے ہیں۔ وہ ایک بڑا پتھر اُس کی کھوپڑی پر لڑھکا دیتا ہے۔ پتھر کھوپڑی پر پڑتے ہی لوہمک بوکھلا جاتا ہے۔ اور سوئے ہوئے راکشسوں کے اوپر دھائیں سے کود پڑتا ہے۔ کئی راکشس ایک ساتھ چلّا اُٹھتے ہیں۔ خوب تُو تُو مَیں مَیں ہوتی ہے۔ نوبت یہاں تک آتی ہے کہ تلواریں نکل آتی ہیں۔ اور آپس ہی میں جم کر لڑائی

ہو جاتی ہے۔ لوہمک کئی راکشسوں کو موت کے گھاٹ اُتار کر اُن کے ہاتھوں خود بھی مارا جاتا ہے۔

لوہمک کے مرتے ہی گپھا میں بھگدڑ مچ جاتی ہے اور بچے کھچے راکشس بھی وہاں سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس بھگدڑ میں کسی کی ٹکّر سے خالد بھی گر پڑتا ہے اور اس کا سر ایک پتھّر سے ٹکرا جاتا ہے۔ وہ تو یہ شکر کیجیے کہ جادوئی ٹوپی اس کے سر سے نہیں گرتی۔ مگر اس چوٹ کی وجہ سے وہ صبح تک کچھ بے ہوشی کی سی حالت میں رہتا ہے۔ صبح ہونے پر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جب اُسے چھوتی ہے تو وہ ہوش میں آتا ہے۔ ٹوپی اُتار کر سر کو جیسے ہی کھجاتا ہے اُسے اُس کے دوست، اس کا گھر، اسکول اور بہت سی باتیں یاد آتی ہیں۔ اُسے یاد آتا ہے کہ وہ تو چرواہے لڑکے کی بکری کے دشمن کی تلاش میں نکلا تھا اور یہاں کتنے بڑے جھمیلے میں پھنس گیا ہے۔ اچانک وہ لوہمک کی لاش کا معائنہ کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ شاید بکریاں لوہمک کے لیے اس کے راکشس پکڑ لاتے ہوں۔ مگر ابھی یہ گتھّی اتنی جلدی سُلجھ نہیں پائے گی یہ سوچ کر اس سوال کو رانی صاحبہ کے سامنے اُٹھانے کی بات طے کرتا ہے اور اس کے پاس جلد پہونچنے کے لیے گلگلاؤ کو یاد کرتا ہے ——

بِلبِلاؤ، بِلپِلاؤ، چِلبِلاؤ۔

لیکن گِلگِلاؤ حاضر نہیں ہوتا۔ خالد بار بار جادوئی لفظوں کا

جاپ کرتا ہے

بلبِلاؤ، پلپلاؤ، چلبلاؤ

بلبِلاؤ ....

گلگلاؤ کا کہیں اتا پتا نہیں ۔ وہ گھبرا جاتا ہے کہ آخر ماجرہ کیا ہے ۔کہیں نیلم پری اور گلگلاؤ کسی مصیبت میں تو نہیں پھنس گئے۔ یا گلگلاؤ کو بلانے کا منتر بے اثر تو نہیں ہو گیا ۔کہیں ٹوپی کا جادو بھی ختم نہ ہو گیا ہو ۔ اس شک کو دُور کرنے کے لیے وہ ہلکی ہلکی دھوپ میں جاکر یہ دیکھتا ہے کہ کہیں اس کا سایہ زمین پر تو نہیں پڑ رہا ہے۔ مگر اسے تسلّی ہوتی ہے کہ وہ ٹوپی کے جادو سے ابھی تک بے سایہ ہے۔ وہ پھر کچھ بڑبڑا کر دیکھتا ہے تو بولتے وقت اس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے ۔تبھی ایک اُڑن کھٹولا اُوپر منڈلاتا ہوا دکھائی پڑتا ہے خیال سمجھ جاتا ہے کہ اسے رانی صاحبہ نے بھیجا ہے اس لیے سر سے ٹوپی اُتار دیتا ہے تاکہ اُڑن کھٹولے والے اُسے دیکھ سکیں ۔ ٹوپی اُتارتے ہی اُڑن کھٹولا اُس کے پاس آکر رک جاتا ہے ۔اس میں رانی کی دو خاص پریاں بیٹھی ہوئی ہیں ۔ ان میں سے ایک ———

آدم زاد تم نے تو ہمیں رات سے پریشان کر رکھا ہے ۔اب تم نے ٹوپی اُتاری تو ہم تمھیں دیکھ پائے ہیں ۔ لوہمک اور اس کی فوج کہاں ہے؟

لوہمک ختم ہو گیا اور اس کی فوج بھاگ کھڑی ہوئی ۔ دونوں پریاں حیران ہوکر ———

'سچ !'

' ہاں بالکل سچ

' مگر کیسے ؟'

یہ سب باتیں فرصت میں ہوں گی مجھے اب جلدی سے رانی صاحبہ کے پاس پہونچاؤ۔ میں انھیں یہ خوشی خبری دینے کے لیے بےتاب ہوں'

' مگر آدم زاد'۔

'ہاں ہاں بتاؤ کیا ہوا۔ آپ دونوں چپ کیسے ہوگئیں ؟'

' کیا بتائیں گلگلاؤ کی نادانی کا پھل بھگتنا پڑ رہا ہے'۔

'یعنی'

' گلگلاؤ ایک وفادار راکشس ہے اور وہ بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا جسم اختیار کر سکتا ہے۔

' ہاں یہ تو ہے'

' لیکن اس میں سمجھ کی کمی ہے۔ آپ کے پاس سے وہ یہ خبر لایا تھا کہ بھونچال مُک باغی ہو گیا ہے۔ اور اس نے جلدبازی میں یہ خبر رانی صاحبہ کو اکیلے میں نہ دے کر اُس وقت دی جب وہاں رانی کی خدمت میں کئی پریاں حاضر تھیں۔ ان میں ضرور کوئی پری بھونچال سے ملی ہوئی ہے۔ جب بھونچال کو پتہ چلا کہ اس کا بھانڈہ پھوٹ گیا ہے تو اُس نے محل کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ رانی صاحبہ اپنے ہی

محل میں نظر بند ہیں۔ اور بھونچال مُلک کے جادوگروں نے گلگلاؤ کو
ایک شیشی میں بند کر لیا ہے۔
'اوہ! یہ تو بہت بُری خبر ہے۔
آپ فوراً رانی محل کے آس پاس پہونچا دیں!'
'آؤ، اُڑن کھٹولے پر بیٹھو۔
(اُڑن کھٹولا پھُر)

(۷)

محل سے کافی پہلے اُڑن کھٹولے سے اُتر کر خالد اکیلا محل کے قریب آتا ہے۔ وہاں بھی اُسے گُپھا میں آزمائے نسخے آزمانے پڑتے ہیں۔ وہ ایک پہرے دار راکشس کی ناک پر پوری طاقت سے مُکّا مار کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ راکشس یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس کھڑے اس کے ساتھی نے یہ حرکت کی ہے، اُس پر ٹوٹ پڑتا ہے اور جلد ہی دونوں گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔ سب ہڑبڑا کر انھیں چھڑانے میں لگ جاتے ہیں اور خالد جھٹ پٹ محل میں داخل ہو جاتا ہے اور نیلم پری کے سامنے آکر ٹوپی اُتار دیتا ہے۔

نیلم پری کی اُداسی ایک دم خوشی میں بدل جاتی ہے وہ کہتی ہے ــــــ

آدم زاد تم ابھی بچے ہی ہو۔ تم نے اتنی سی عمر میں جو کمال کیا ہے

بڑے ہوکر تم کتنے بڑے بڑے کام کروگے! مجھے خفیہ طور پر لو ہمک اور اس کی فوج کے چھکے چھڑا دینے کی خبر مل چکی ہے۔

رانی صاحبہ جو دشمن ہماری سرحدوں کو ناپاک کر کے ہمارے ملک پر حملہ کردے اُسے طاقت سے سیاست سے اور ہر طرح سے کچل دینا ہمارا فرض ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہم لوگوں میں کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے انسانی اصولوں پر چلنے کی کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ پرستان والے بھی ہماری تعریف نہ کریں۔

لیکن جہاں تم بچے ہوتے ہوئے بھی ہماری اس قدر مدد کر رہے ہو تمھاری دنیا سے آکر ایک جادوگر ہماری دنیا کو تباہ کرنے میں لگا ہوا ہے۔ کیا تمھیں پتہ چل گیا کہ بھونچال مُک اور کوئی نہیں بلکہ ایک جادوگر انسان ہے۔ اور اپنی چالاکی اور جادوگری سے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر ہمارا سیناپتی بن بیٹھا ہے اور اب ہم سے شادی کر کے تمام پری لوک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

مجھے بھی یہ سب باتیں معلوم ہو گئی ہیں اور اب میری لڑائی کسی راکشس سے نہیں بلکہ ایک بُرے انسان سے ہے۔ اور آپ لوگوں کے مقابلے میں اُس سے میں ہی زیادہ بہتر طریقے سے لڑ سکوں گا کیونکہ میں انسانی فطرت سے واقف ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔

میں اپنے ہی پری لوک میں قید ہوں۔ مجھے فکر کیسے نہ ہو۔ اب

جلدی کچھ ترکیب کرو۔

'اچھّا یہ لو میں نے جادوئی ٹوپی اوڑھ لی۔ مَیں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ آپ کا دیا ہوا یہی ہتھیار میرے لیے کافی ہے۔ اب دیکھیے گا کیا ہوتا ہے!

(۸)

رات کا وقت ہے۔ بھونچال سینا بھون میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہے۔ اِدھر خالد سب کی نظروں سے اوجھل ہو کر سب کچھ دیکھ اور سُن رہا ہے۔

بھونچال ـــــــ

پیارے ساتھیو، میں نے نیلم پری کو اُس کے محل میں نظر بند کرنے کے ساتھ ساتھ اُسے سمجھانے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے۔ لیکن اُسے ایک انسانی لڑکے خالد کی مدد حاصل ہے۔ تمھیں آج ایک راز کی بات بتا دوں کہ میں انسانوں میں رہ چکا ہوں اور اُن کی عقل مندی اور چالاکی سے واقف ہوں۔ اِسی انسانی چالاکی نے لوہمک جیسے بہادر راکشس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ خالد ہمارے خلاف اپنی سیاست کا استعمال کرے ہمیں اُسے موت کے گھاٹ اُتار دینا چاہیے۔

ایک راکشس ـــــ سیناپتی جی، اس میں انسانی عقل مندی

کا ذرا بھی ہاتھ نہیں ہے۔ اصل نقصان تو اُس جادوئی ٹوپی سے پہونچ رہا ہے جو خالد کو اِسی پری لوک سے حاصل ہوئی ہے۔

ہاں، مگر اب اس کا علاج بھی کر رہا ہوں۔ میں نے کُبدان راکشس کو بُلایا ہے۔ وہ انسان کی گندھ سونگھنے میں ماہر ہے۔ وہ سونگھ کر بتا دے گا کہ ہماری نظروں سے اوجھل انسان کہاں اور کتنی دُور ہے۔ اس کے علاوہ گل قند پری جو ہماری جاسوس ہے اور نیلم پری کی سہیلی ہے، اُسے ہم نے ایک خاص قسم کا عطر دیا ہے جسے وہ کسی صحیح موقع سے آدم زاد کے جسم پر لگا دے گی اور یہ نہ ختم ہونے والی خوشبو بتا دے گی کہ آدم زاد کس جگہ موجود ہے۔

تب ہی خالد کے پاس ایک بوتل لڑھک کر آتی ہے۔ وہ اِس بوتل کو غور سے دیکھتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں گِلگِلاؤ بند ہے۔ خالد فوراً بوتل کی ڈاٹ کھول دیتا ہے۔ گِلگِلاؤ باہر آجاتا ہے۔ خالد پہلے تو اسے جھٹ سے جیب میں رکھ لیتا ہے پھر ایک کونے میں چھپ کر اُسے جیب سے نکالتا ہے اور کہتا ہے

گلگلاؤ، باقی باتیں تو بعد میں ہوں گی۔ رانی کے پاس فوراً چلے جاؤ اور بتاؤ کہ گل قند پری کو گرفتار کر لے۔ لیکن یہ بات اکیلے ہی میں کہنا۔

مگر کیوں؟

گِلگِلاؤ دیر مت کرو وہ بھونچال کی جاسوس ہے۔

اچھا تو یہ بات ہے۔ تو میں چلا! (پھُر)

خالد پھر اُس کمرے کی طرف بڑھتا ہے جس میں بھونچال اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورہ کر رہا ہے۔ تبھی ایک راکشس دوڑتا ہوا آتا ہے اور خالد سے ٹکرا جاتا ہے۔ خالد دھائیں سے گر جاتا ہے اور جلدی ہی اُٹھ کر ایک کونے میں چھپ کر دیکھتا ہے ——

راکشس بھونچال کو سلام کر کے ایک تھیلا اُس کی طرف بڑھاتا ہے۔ بھونچال خوش ہو کر تھیلے کے منھ میں جھانکتا ہے تو اس میں سے آواز آتی ہے ——

'میں میں میں میں'

خالد کے کان ایک دم کھڑے ہو جاتے ہیں۔

بھونچال راکشس سے ——

'یہ وہی بکری ہے نا جس پر میں نے اپنی مہر لگوائی تھی'

'ہاں حضور وہی ہے'

ایک راکشس ——

سیناپتی جی، آپ کو پری لوک کی بکریوں کا گوشت کیوں پسند نہیں آتا جب کہ....

یہ جملہ پورا بھی نہیں ہو پاتا ہے کہ ایک راکشس کبدان کے آنے کی اطلاع دیتا ہے ——

بھونچال ——

'تو انھیں آنے دو'

(ایک راکشس نتھنے پھُلاتا ہوا داخل ہوتا ہے)

'آؤ آؤ کبدان'

سیناپتی جی ، آدم زاد اس وقت بھی آپ کے محل میں موجود ہے۔
اور میں سونگھ کر بتاتا ہوں کہ وہ کس کونے میں ہے۔

بھونچال ایک دم بوکھلاجاتا ہے۔

'جلدی بتاؤ، میں اُسے کچّا چبا ڈالوں گا'

بکری لانے والا راکشس ——

'جناب اسی بات پر تو میں چونک کر رہ گیا تھا جب میں بھاگتا ہوا آرہا تھا تو کسی نہ دیکھنے والی چیز سے ٹکرایا تھا۔

اُس کا مطلب وہ ہمارے کمرے ہی میں موجود ہے۔ اُس کی اتنی ہمّت اور نیلم پری کی یہ مجال کہ اس طرح ہماری جاسوسی کرا رہی ہے۔
آدم زاد ، آدم زاد سامنے آؤ (چیخ کر)

چلو رانی کو بھی اس کی سزا دیتے ہیں اُسے اب گرفتار کرنا ہی پڑے گا۔ صرف محل کو گھیر کر کام نہیں چلے گا'

خالد جھٹ پٹ بھاگ نکلتا ہے۔

(9)

پری لوک میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ رانی کے کچھ وفاداریوں نعرے بازی کر رہے ہیں ——

رانی صاحبہ کو رِہا کرو۔

رِہا کرو۔

رانی صاحبہ زندہ باد۔

زندہ باد!

بھونچال ان کے سامنے آکر

اچھّا میں رانی صاحبہ کو عدالت کے سامنے پیش کرتا ہوں
عدالت جو بھی فیصلہ دے مجھے منظور ہے۔اب تو تم خوس ہو۔چلو
شانت ہو جاؤ اور نعرہ بازی بند کردو۔

سب تتر بتر ہو جاتے ہیں۔

(۱۰)

(عدالت کا منظر)

جج ـــــ بتایئے سیناپتی رانی کا کیا قصور ہے؟

سیناپتی ـــــ حضور رانی صاحبہ نے پری لوک کے اس قانون
کو طاق پر رکھ دیا ہے کہ پری لوک والے کسی ادم زاد سے دوستی
نہیں کریں گے اور اسے پری لوک میں رہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
رانی صاحبہ نے ایک آدم زاد کو جادوئی ٹوپی دے رکھّی ہے جسے پہن
کر وہ ہمارے بیچ رہ کر یہاں کے تمام راز بٹور رہا ہے۔پھر انسان
اپنی عادت کے مطابق پری لوک پر قبضہ کرنے کی کوشس میں لگ

جائیں گے ۔ وہ چاند ستاروں پر بھی قبضہ جمانے کی کوشش میں ہیں اور ان پر اپنی گِدھ جیسی نظر جما رہے ہیں ۔ اگر پری لوک پر بھی انسان کا قبضہ ہو گیا تو یہاں بھی دھوکہ، لوٹ مار، ناانصافی، رشوت بازی اور آپسی دنگے عام ہو جائیں گے ۔ گھر جلائے جائیں گے ۔ خون کی ہولی کھیلی جائے گی ۔

جج رانی سے ——

آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گی ۔

رانی —— یہ تو صحیح ہے کہ ایک آدم زاد بچّہ میرا مہمان بن کر یہاں رہ رہا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ میں نے اُسے جادوئی ٹوپی دی ہے ۔ وہ نہایت وفادار اور ایمان دار بچّہ ہے ۔ اُس نے ہمیں لوہُمک کے خطرے سے ہمیشہ کے لیے نجات دِلا دی ہے ۔ پورے پری لوک پر اُس کا احسان ہے ۔ ہم اُس کو جلد ہی انعام و اکرام دے کر اس کی دنیا میں لوٹا دینا چاہتے تھے ۔ لیکن اُس نے پری لوک کے اور بڑے دشمن کو بے نقاب کرنے کی بہادری کی ہے ۔

جج —— کون ہے وہ دشمن ؟

رانی —— وہ دشمن خود بھونچال تک ہے ۔ جو انسانوں کو بناوٹی طور پر کوس رہا ہے اور خود ایک خراب انسان ہے ۔

جج —— یعنی ۔

رانی صاحبہ —— جس طرح ایک آدم زاد پری لوک میں پری لوک

کا مہمان اور مہربان بن کر رہ رہا ہے اور جس کا نام خالد ہے۔ اسی طرح لیکن لالچ اور مکّاری کی غرض سے ایک انسانی جادوگر یہاں بھیس بدل کر ہمارے بیچ موجود ہے یعنی بھونچال مُک۔

جج ـــــ کیا مطلب!

حضور، آج سے کچھ برس پہلے جو جادوگر پری لوک میں گھُس آیا تھا اور غائب ہو گیا تھا اب اُس کا بہروپ سامنے آگیا ہے۔ یہ بھونچال مُک وہی جادوگر ہے۔ یہ ہماری سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ہمارا سیناپتی بن بیٹھا۔ اس کی نظر ہم پہ اور ہمارے پری لوک پر ہے۔ جب یہ اس طرح کامیاب نہیں ہوا تو اس نے پری لوک کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لیے لومُک کو بلا بھیجا۔ خالد انسانوں کی خوبیوں کا جیتا جاگتا نمونہ ہے اور بھونچال انسانوں کی مکّاری کا کھُلا ثبوت ہے۔

جج ـــــ کیا آپ خالد کو ہمارے سامنے پیش کر سکتی ہیں؟

رانی ـــــ ہاں جج صاحب کیوں نہیں۔ آؤ خالد سامنے آؤ۔ خالد ٹوپی اُتار کر جیسے ہی سامنے آتا ہے۔ بھونچال اُس پر تلوار کھینچ لیتا ہے۔

جج ـــــ بھونچال خبردار۔ خالد کو ذرا بھی نقصان نہ پہونچنے پائے۔ تم توہین عدالت کر رہے ہو۔

مگر بھونچال کچھ نہیں سنتا اور آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ خالد جھٹ پٹ جادوئی ٹوپی پہن کر غائب ہو جاتا ہے۔ بھونچال اندھادھند

تلوار گھماتا ہے۔ کئی پریاں اور راکشس زخمی ہو جاتے ہیں۔ جج صاحب بھی پریشان ہو کر اِدھر اُدھر بھاگتے ہیں۔ بھونچال کا غصّہ تیز ہو جاتا ہے۔ اس کے جادو کی طاقت سے بھونچال آنے لگتا ہے۔ عدالت کا کمرہ ہلنے لگتا ہے۔ چیزیں خود بخود گرنے لگتی ہیں۔ تبھی بھونچال کے سر پر ایک بڑا پتھّر پڑتا ہے اور وہ لہولہان ہو کر گر جاتا ہے۔ یہ پتھّر پیچھے سے خالد نے اس کے سر پر دے مارا تھا۔ رانی صاحبہ دوڑ کر ایک لمبا سا بال اس کی گردن میں باندھ دیتی ہیں۔ بال کے بندھتے ہی بھونچال کی مار دھاڑ ختم ہو جاتی ہے اور وہ وہیں پڑا پڑا پتھّر کا ہو جاتا ہے۔

سب طرف سے شور مچ جاتا ہے ——

آدم زاد زندہ باد۔ آدم زاد زندہ باد۔

خالد —— بہت بہت شکریہ۔ لیجیے رانی صاحبہ اپنی جادوئی ٹوپی واپس لیجیے۔

(ٹوپی واپس کر دیتا ہے)

دیکھیے ٹوپی واپس کرتے ہی مجھے میری دنیا پھر سے یاد آگئی مجھے خوشی ہے کہ میری دنیا اور آپ کے پری لوک کا دُشمن مارا گیا۔ جو بُرا ہوتا ہے وہ سب کے لیے بُرا ہوتا ہے رانی صاحبہ۔ میں جس غریب چرواہے کی مدد کے لیے نکلا تھا اس کی بکریاں بھی یہی بھونچال منگا کر کھاتا تھا۔ آدمی ہونے کی وجہ سے اسے یہاں

کی بکریاں لذیز نہیں لگتی تھیں ۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس مشن میں کامیاب ہوا ۔

(۱۱)

خالد کو پریاں گھیرے کھڑی ہیں ۔ پاس ہی اُڑن کھٹولا رکھا ہے ۔ گلگلاؤ اُداس کھڑا ہے ۔

نیلم پری ـــــ جی تو نہیں چاہتا کہ تمھیں پری لوک سے جانے دیں ۔ لیکن یہاں کا قانون اور تمھاری پڑھائی کو دھیان میں رکھ کر ہم یہ جدائی برداشت کریں گے ۔ مگر یہ تم نے اچھا نہیں کیا کہ کسی طرح کا انعام قبول نہیں کیا ۔ ہم تمھارے احسانوں کا بدلا نہیں چکا سکے یہ ملال ہمیں رہے گا ۔

خالد ـــــ رانی صاحبہ ، مجھے آپ کی پریاں ، گلگلا اور آپ کے پری لوک کی ایک ایک چیز کی یاد ہمیشہ آتی رہے گی ۔ مگر آپ کی طرح میں بھی مجبور ہوں کہ اسکول کی چھٹیاں ختم ہوگئی ہیں مجھے اگلے کلاس میں داخلہ لینا ہے اور اُن بچوں کا داخلہ بھی کرانا ہے جو پیسے سے مجبور ہیں ۔ اب مجھے اجازت دیجیے ۔

نیلم پری اور کئی پریاں آنکھوں میں آنسو بھر کر ـــــ
' اچھا خالد ، خدا حافظ '

اور وہ اڑن کھٹولے میں بیٹھ جاتا ہے۔ اڑن کھٹولا اُڑنے لگتا ہے۔

'خدا حافظ'

فسانۂ عجائب

مصنف

رجب علی بیگ سرور

صفحات:83

قیمت:-/16 روپے

باپو اور بچے

مصنف

پی۔ڈی۔ٹنڈن

صفحات:48

قیمت:-/12 روپے

چلو چاند پر چلیں

مصنف

جے پرکاش بھارتی

صفحات:64

قیمت:-/14 روپے

گاندھی اہنسا کا سپاہی

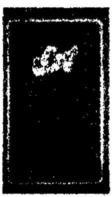

مصنف

پی۔ڈی۔ٹنڈن

صفحات:-/144

قیمت:-/21 روپے

ہند کی مایۂ ناز ہستیاں و دیگر مضامین

مصنف

بی۔شیخ علی

صفحات:176

قیمت:-/22 روپے

جنگل کی کہانی

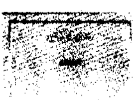

مصنف

رمیش نارائن تیواری

صفحات:94

قیمت:-/35 روپے

कौमी काउन्सिल बराए फरोगे-ए-उर्दू जबान

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

West Block-1, R.K. Puram, New Delhi-110066